مقام اشاعت دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رحمۃ للعالمین ﷺ

ماھنامہ فیضِ عالم

جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ

اپریل 2014ء

نوٹ: اگراس رسالے میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کی عظیم یادگار ہے۔ یہ ادارہ گذشتہ نصف صدی سے عشق رسول ﷺ کی خیرات تقسیم کرر ہا ہے۔ علوم اسلامیہ، عربیہ قدیم وجدید علوم پڑھائے جارہے ہیں۔ طلباء کو نماز باجماعت کے ساتھ ذکر واذکار کی پابندی کرائی جاتی ہے۔ اس وقت سینکڑوں طلباء/طالبات جامعہ ہذا میں زیر تعلیم ہیں، بارہ (۱۲) اساتذہ تدریس فرمارہے۔ ٹیوٹا کے زیر اہتمام فنی تعلیم مثلاً کمپیوٹر، موبائل، الیکٹرک کے شعبہ جات کا اہتمام ہے۔

طالبات کے لیے شعبہ ناظرہ، حفظ، تجوید، درس نظامی کا علیحدہ باپردہ کلاس روم کا انتظام ہے۔ شعبہ بنات کے لیے ۳ معلمات تدریس کا فریضہ انجام دے رہی ہیں۔

ادارہ کے ملحق اہلسنت کی عظیم جامع سیرانی مسجد ہے جس کی تعمیر تو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے مسجد شریف کا گنبد جگ مگ کر کے اہلِ ایمان کو یاد مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کررہا ہے۔ اس ادارہ کے فضلاء دنیا کے بیشتر ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں جن کا باقاعدہ ریکارڈ ادارہ میں موجود ہے۔ ادارہ کا ماہانہ خرچہ لاکھوں روپے ہے۔

آپ سے گذارش ہے جامعہ ہذا میں زیر تعلیم طلباء/طالبات کے لنگر کے لیے حصہ ملائیں آپ کی تھوڑی سی توجہ سے دینِ اسلام کی ترویج واشاعت کا بہت بڑا کام ہوسکتا ہے۔

عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور، ''مسلم کمرشل بنک'' عیدگاہ برانچ بہاولپور اکاونٹ نمبر مع برانچ کوڈ یہ ہے 1136-01-02-1328-2۔

والسلام: محمد فیاض احمد اُویسی رضوی

(ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا)

﴿جُمادیٰ الاخریٰ واھم شخصیات﴾

صحیح تلفظ اس مہینہ کا جُمادَی الآخر یا جُمادَی الاخریٰ ہے۔ جمادی الثانی نہیں۔ جیسا کہ عوام میں مشہور ہے۔ ماہرین قمریات نے لکھا ہے کہ ثانی وہ ہوتا ہے جس کا ثالث ہو جب ثالث نہیں تو ثانی فحش غلطیوں میں شمار ہوگا۔ "جُمادی جُماد سے ہے جس کے معنی ٹھہرے ہوئے اور جمے ہوئے برف کے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان دونوں کا نام رکھتے وقت ایسا موسم تھا جس میں پانی جم جاتا تھا۔" اسی لیے پہلے کا نام "جمادی الاولیٰ" ٹھہرا، دوسرے کا جمادی الاخریٰ یا الآخرہ۔ "فضائل الشھود" و دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اس مہینہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہ رکعتیں نفل ادا کیا کرتے تھے اور بہت سے صحابۂ کرام آخری عشرہ میں استقبالِ رجب المرجب کے لئے روزہ رکھا کرتے تھے۔ بزرگانِ دین سے منقول ہے کہ اس مہینہ میں جو شخص چار رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بے شمار گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں بہت سی نیکیاں داخل فرماتا ہے۔

اھم شخصیات: اس ماہ میں جن اہم شخصیتوں نے عالمِ فانی کو خیرباد کہہ کر عالمِ بقا کی طرف کوچ کیا ان میں سے چند ایک کا ذکرِ خیر۔

مولانا شاہ نیاز احمد چشتی: صاحبِ سوز و گداز عشق لاثانی، حضرت مولانا شاہ نیاز احمد چشتی نظامی ہیں ۱۱۴۳ھ کو سرہند شریف میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کے لئے فخرِ جہاں حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے سترہ سال کی قلیل عمر میں تمام علوم و فنون میں ماہرت حاصل کرلی۔ بیعت ہونے کے بعد باطنی فیوضات کی طرف رجوع کیا۔ مجاہدات و عبادات شاقہ میں کمال حاصل کرکے خرقۂ خلافت پہنا اور اپنے مرشد کے حکم سے تاجدارِ بریلی بن کر خلقِ خدا کی خدمات سرانجام دینے لگے۔ برسوں ذکرِ الٰہی سے ویران دلوں کو آباد کرتے رہے۔ سماع سے دلی شغف تھا۔ اُردو فارسی میں آپ کا "دیوانِ نیاز" مستانِ ازل کے لئے نسخۂ اکسیر سمجھا جاتا ہے۔

۶ جمادی الآخر ۱۲۵۰ھ کو بریلی شریف میں وفات پائی۔ ان کا مزار زیارت گاہ مرجع خاص و عام ہے۔

حضرت فخرِ جھاں: اولیا فخرِ جہاں حضرت خواجہ شاہ فخر الدین دہلوی نظامی ہیں۔ ۱۱۲۶ھ میں بمقام اورنگ آباد ولادت مبارکہ ہوئی۔ نسبتِ پدری شیخ شہاب الدین سہروردی سے اور نسبت مادری یکتائے عشق باز حضرت سید گیسو دراز سے ملتی ہے۔ خدا نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نواز اتھا۔ سیرت و صورت دیکھنے سے خدا یاد آتا تھا۔ سماع سے حد درجہ اُنس فرماتے تھے اور وقت کے بلند پایہ منکرین سماع علماء کرام کو اس کے ظاہری و باطنی محاسن سے قائل کرلیا کرتے

تھے۔ دہلی کی من موہنی فضا میں صبح و شام سماع شریف کی محفلیں گرم ہوا کرتی تھیں جن کی بدولت باتفاق مورخین لاکھوں کفار زنار توڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ آپ کے علّو مراتب کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کے خلفاء میں آفتاب چشتیاں حضرت خواجۂ قبلہ عالم نور محمد مہاروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چشتیاں شریف) شامل ہیں جمادی الآخر ۱۱۱۹ھ میں سینکڑوں رہنما خلفاء چھوڑتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا۔

حضرت امام محمد: حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱ھ میں عراق کے شہر ولیط میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد فقہاء و محدثین کے شہر کوفہ چلے گئے وہاں بڑے بڑے محدثین اور فقہاء کی صحبت پائی۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقریباً دو سال جیل میں تعلیم حاصل کی۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد قاضی ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلیم مکمل کی، پھر مدینہ منورہ جا کر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پڑھی صرف بیس سال کی عمر میں مسندِ حدیث پر بیٹھ گئے۔ یہ فقہ حنفی کے دوسرے اہم بازو شمار کیے جاتے ہیں، اسی لیے امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صاحبین کہا جاتا ہے۔

تصانیف: امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی مشہور کتاب ''موطا امام محمد'' آج بھی ہر جگہ موجود ہے۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفات بہت ہیں، فقہ حنفی کا مدار انھیں کتابوں پر ہے، ان کی درج ذیل کتابیں مشہور و معروف ہیں جو فتاویٰ حنفیہ کا مآخذ ہیں۔

المبسوط، الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، الزیادات، السیر الصغیر، السیر الکبیر۔

امام محمد بن حسن شیبانی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے ایک ہیں جن سے ان کی فقہی روایت آگے بڑھی ہے۔ امام ابوحنیفہ کے علمی تبحر اور تفقہ فی الدین کا حاصل ان کے شاگردوں اور بالخصوص صاحبین کی تالیفات میں ملتا ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی کی تالیفات فقہ و قانون کے سارے پہلوؤں کی جامع ہیں اور نہایت مفصل ہیں۔ امام محمد بن حسن کے اس کارنامے کے سبب جملہ متاخر احناف فقہاء ان کے خوشہ چین ہیں۔ امام شیبانی اسلامی فقہی روایت سے قطع نظر بنی نوع انسان کی تاریخ قانون میں منفرد مقام کے حامل ہیں۔ ان کی کتاب " الاصل یا المبسوط " کا مقابلہ اگر رومن قانون کی شہرہ آفاق کتاب ''مجموعہ قوانین جسٹی نین'' سے کیا جائے تو امام شیبانی کی ژرف نگاہی (گہری نظر، باریک بینی) اور دقتِ نظر (تحقیق، غور و خوص) کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیشمار شاگرد ہیں لیکن امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو مستقل مسلک کے بانی ہیں) کا نام خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ ۱۴ جمادی

الآخر ۱۸۹ھ میں آپ فوت ہوئے مزارِ عالیہ رے میں ہے۔

امام علی ھادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: آپ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے امام محمد الجواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں رجب المرجب ۲۱۴ھ میں ہوئی آپ کی کنیت ابوالحسن القاب ہادی متوکل، ناصح، متقی فقیہ، امین، طیب ہے جبکہ ہادی سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اہلِ بیت رسول ﷺ کی نسبت اور خاندانی وجاہت، فطرتی ذکاوت (ذہن کی تیزی) اور علمی شہرت وشرافت کی وجہ سے بادشاہ وقت آپ سے خائف رہتے تھے۔ ۲۵۳ھ میں مدینہ منورہ سے ہجرت کر کے سامرہ میں اقامت پذیر ہوئے۔ آپ کے علم وفضل اور جود وسخا میں اپنے والدگرامی کے صحیح جانشین تھے۔ اہل بیت کے مشہور بارہ ائمہ کرام میں آپ دسویں امام ہیں چالیس سال کی عمر میں آپ نے جمادی الآخر ۲۵۴ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت امام محمدالغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۵۰ھ/۱۰۵۸ء کو قصبہ غزال میں پیدا ہوئے شب معراج حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گفتگو کرنے کے لیے حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتویں آسمان پر طلب فرمایا۔ علمِ تصوف میں آپ کی تصانیف یگانہ روزگار ہیں بالخصوص "احیاء العلوم" جسے تصوف میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل ہے جس کا ترجمہ ۴ جلدوں میں حضرت فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا جسے شبیر برادرز لاہور نے شائع کیا۔ آپ کا وصال باکمال ۱۴ جمادی الآخر ۵۰۵ھ کو ہوا۔

امام جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نے فارسی زبان میں علمِ تصوف کی عظیم الشان مقبول ترین کتاب "مثنوی مولوی ومعنوی" تحریر فرمائی جس میں چھبیس ہزار چھ سو ساٹھ اشعار ہیں جو اہلِ معرفت کے نزدیک شریعت وطریقت کے رموز واسرار کا بیش بہا خزانہ ہے۔ "مثنوی" مولانا روم کی شرح حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ نے ۲۵ جلدوں میں فرمائی، چند جلدیں شائع ہوئیں باقی طباعت کی منتظر ہیں۔ مولانا روم کا وصال ۵ جمادی الآخر ۶۷۲ھ کو ہوا۔

ملک العلماء حضرت مولانا محمدظفرالدین بہاری: آپ رسولپور میجرا اتراسی (اتر پردیش) میں ۱۰ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ میں صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید اور پیارے مرید وخلیفہ تھے۔ مرکز اہلِ سنت مدرسہ مظہر اسلام بریلی شریف کے

قیام میں آپ نے زبردست کردار ادا فرمایا۔ ہندوستان کے ممتاز دینی مدارس میں آپ نے ۵۵ سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ہزاروں جید تلامذہ تیار فرمائے۔ مختلف علوم وفنون میں آپ نے ستر کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ۱۹ جمادی الآخر ۱۳۸۲ھ / ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء شب دوشنبہ ذکر جہر اللہ اللہ کرتے ہوئے وصال فرمایا۔ علاقہ بہار میں حضرت شاہ ارزاں رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے متصل شاہ گنج کے قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے۔

بیہقی وقت مولانا منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ: آپ استاذ العلماء پیر محمد ظریف فیضی قدس سرہ کے گھر ۲ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ / ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء بروز پیر بوقت صبح بستی فیض آباد اوچ شریف ضلع بہاولپور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قرآن پاک، فارسی، صرف، نحو، فقہ، اصول فقہ، منطق، مشکوٰۃ شریف اور جلالین تک اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ دورۂ حدیث شریف کی سعادت حضور غزالی زماں احمد سعید کاظمی نوراللہ مرقدہٗ سے حاصل کی۔ تقریر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ محقق مصنف تھے۔ یکم جمادی الآخر ۱۴۲۷ھ کو وصال ہوا۔ احمد پور شرقیہ بہاولپور میں اپنے عظیم والد گرامی کے پہلو میں آسودۂ خاک ہوئے۔

اچھری میں عظیم الشان مسجد و مدرسہ کا قیام: حضرت حافظ نور احمد قادری کی ذاتی کاوش سے اچھری میں مسلک حق اہلسنت کی خدمات انجام دینے کے لیے عظیم الشان مسجد غوثیہ و مدرسہ رضویہ میرویہ اکبر العلوم کا قیام عمل میں آیا ہے مخیر حضرات متوجہ ہوں۔ حافظ نور احمد قادری (ڈاکخانہ اچھری تحصیل جنڈ ضلع اٹک)۔

مسجد سیدنا عمار بن یاسر و سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہما کے مزارات پر حملہ کرنے والوں اللہ کی لعنت بیشمار: تازہ ترین اخباری اطلاعات کے مطابق شام کے شہر الرقہ میں موجود مسجد سیدنا عمار بن یاسر و سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہما کو دھماکہ کے ذریعے شہید کیا گیا دنیا بھر کے مسلمانوں نے اہلِ اسلام کے لبادہ میں دہشت گردوں کے اس قبیح فعل پر سخت نفرت کا اظہار کیا۔

یوم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ۱۵ جمادی الاُخریٰ کو افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ کے مزار شریف (جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور) پر ماہانہ تقریب ہوگی۔

﴿فضائل و کمالات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

افاضات۔ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی نوراللہ مرقدہٗ

خلیفہ اول جانشین سید المرسلین امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی ''عبداللہ'' اور کنیت ''ابوبکر'' ہے اور ''صدیق وعتیق'' آپ کا لقب ہے۔ آپ قریشی ہیں اور ساتویں پشت میں آپ کا شجرہ نسب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے جاملتا ہے۔ آپ عام الفیل کے ڈھائی برس بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ اس قدر جامع الکمالات اور مجمع الفضائل ہیں کہ افضل البشر بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالتحقیق ہیں یعنی انبیاء کرام کے بعد تمام اگلے اور پچھلے انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سفر وحضر کے علاوہ تمام اسلامی غزوات میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شامل رہے اور صلح وجنگ وامن کے تمام فیصلوں میں آپ شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وزیر ومشیر بن کر مراحلِ نبوت کے ہر ہر موڑ پر آپ کے رفیق وجاں نثار رہے۔ دو برس تین ماہ گیارہ دن مسند خلافت پر رونق افروز رہ کر ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ میں منگل کی رات وصال فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور روضہ منورہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پہلوئے مقدس میں دفن ہوئے۔ ''کمال وتاریخ الخلفاء''۔

(تفصیلی حالات فقیر کی کتاب ''ذکر صحابہ'' میں پڑھیں)۔ یہاں فقیر ان کے فضائل وکمالات میں سے چند باتیں عرض کرتا ہے۔

کھانے میں برکت ہوگئی: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے والد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت کے تین مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے اور گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ نے وہاں کھالیا اور رات کا کافی وقت گزارنے کے بعد اپنے گھر واپس تشریف لائے۔ ان کی بیوی نے عرض کیا کہ آپ اپنے گھر پر مہمانوں کو بلا کر کہاں غائب رہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا اب تک تم نے ان مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا اہلیہ نے عرض کیا کہ ہم نے کھانا پیش کیا مگر انہوں نے آپ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ یہ سن کر آپ اپنے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت زیادہ ناراض ہوئے اور وہ خوف کی وجہ سے چھپ گئے اور آپ کے سامنے نہیں آئے پھر جب آپ کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا تو آپ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب سیر ہوکر کھانا کھالیا۔ ان مہمانوں کا بیان ہے کہ جب ہم کھانے کے برتن میں سے لقمہ اٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اس سے کہیں زیادہ کھانا برتن میں موجود ہوتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے برتن میں پہلے سے زیادہ ہوگیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعجب ہوکر

اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے۔ بیوی نے حلفاً کہا واقعی یہ کھانا تو پہلے سے زیادہ ہے۔ پھر آپ اس کھانے کو اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک قافلہ حاضر ہوا جس میں بارہ قبیلوں کے بارہ سردار تھے اور ہر سردار کے ساتھ بہت سے دوسرے افراد بھی تھے۔ ان سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلہ کے تمام مہمانوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا لیکن پھر بھی اس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔ (بخاری شریف مختصراً)۔

نوٹ: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کے پیارے رفیق حضرت سیدنا صدیق اکبر کے لیے اعزاز ہے کہ کھانے میں اتنی برکت ہوئی۔

خون میں پیشاب کرنے والا: ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں خون میں پیشاب کر رہا ہوں۔ آپ نے انتہائی غیظ وغضب اور جلال میں تڑپ کر فرمایا کہ تو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرتا ہے لہٰذا اس گناہ سے توبہ کر اور خبردار! آئندہ ہرگز ہرگز کبھی بھی ایسا مت کرنا۔ وہ شخص اس اپنے چھپے ہوئے گناہ پر نادم وشرمندہ ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا۔ "تاریخ الخلفاء"۔

(علم ما فی الارحام) یعنی ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرض وفات میں اپنی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت فرمائی کہ میری پیاری بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن ومحمد اور تمہاری دو بہنیں ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ لے لینا۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ ابا جان! میری تو ایک ہی بہن "حضرت اسماء" ہیں۔ میری دوسری بہن کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میری بیوی "بنت خارجہ" جو حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام "ام کلثوم" رکھا گیا۔ "تاریخ الخلفاء، جلد سوم، صفحہ ۷۸"۔

اس واقعہ کے متعلق حضرت علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس سے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ آپ کو قبل وفات یہ علم ہو گیا تھا کہ میں اسی مرض میں دنیا سے رحلت کروں گا اس لئے بوقت وصیت آپ نے یہ فرمایا کہ: میرا مال آج میرے وارثوں کا مال ہو چکا ہے۔

(۲) یہ کہ حاملہ کے شکم میں لڑکا ہے یا لڑکی، اور ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں کا علم یقیناً غیب کا علم ہے جو یقیناً جانشینِ سید المرسلین حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو عظیم الشان کرامتیں ہیں۔ "ازالة الخفاء مقصدو حجة الله على العالمين"۔

انتباہ: مذکورہ بالا واقعہ اور علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ "مَا فِی الْاَرْحَامِ" (جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے) اسکا علم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہو گیا تھا۔ لہذا یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ قرآن مجید کی سورہ لقمان میں جو "یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ" **ترجمہ:** جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔ آیا ہے یعنی خدا کے سوا کوئی اس بات کو نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ بغیر خدا کے بتائے ہوئے کوئی اپنی عقل وفہم سے نہیں جان سکتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ لیکن خداوند تعالیٰ کے بتا دینے سے دوسروں کو بھی اس کا علم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام وحی کے ذریعے اور اولیائے امت کشف وکرامت کے طور پر خداوند قدوس کے بتا دینے سے یہ جان لیتے ہیں کہ ماں کے شکم میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ مگر اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی، ازلی وابدی اور قدیم ہے اور انبیاء علیہم الصلوۃ السلام و اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا علم عطائی وفانی اور حادث ہے۔ اللہ اکبر! کہاں خداوند قدوس کا علم اور کہاں بندوں کا علم؟ دونوں میں بے انتہا فرق ہے۔ "ذاتی اور عطائی" کی تفصیل فقیر کی کتاب "ذاتی اور عطائی میں فرق" میں دیکھی جا سکتی ہے۔

فوائد: کسی کام کے انجام اور آنے والے حالات کو جان لینا علم غیب ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا واقعات سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کشف والہام کے طور پر ان غیوب کا علم عطا فرما دیا تھا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی: خدارا! انصاف کیجئے کہ جب محبوب کریم ﷺ کے غلام کو اللہ تعالیٰ نے الہام وکشف کے ذریعہ علم غیب عطا فرمایا تو کیا اس نے اپنے پیارے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وحی کے ذریعہ علم غیب عطا نہ فرمایا ہو گا؟ کیا معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ کو علم غیب بتانے کی قدرت نہیں یا نعوذ باللہ! نبی علیہ الصلوۃ والسلام میں علم غیب حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں۔ بتایئے دنیا میں کون ایسا احمق ہے جو خدا عزوجل کی قدرت اور اس کے

پیارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی صلاحیت سے انکار کرسکتا ہے جب خدا عزوجل کی قدرت مسلم اور نبی علیہ الصلوۃ و السلام کی صلاحیت تسلیم ہے تو پھر بھلا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کا انکار کس طرح ممکن ہوسکتا ہے؟

مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ وہابی، نجدی، دیوبندی جو عظمت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گھٹانے کے لیے تقریر وتحریر کے ذریعے ایڑی چوٹی کا روز لگا رہے ہیں یہ سب کچھ جانتے ہوئے اور بے شمار قرآنی آیات بینات اور دلائل وشواہد کو دیکھتے ہوئے بھی آنکھ بند کرکے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے علم غیب کا چلا چلا کرانکار کرتے رہتے ہیں اور سادہ لوح اہلِ اسلام کو ایسا گمراہ کر چکے ہیں کہ گمراہی دلدل کی سے نکل کر راہ راست پر آنے کے لیے کسی طرح تیار ہی نہیں ہوتے اور مثل مشہور ہے کہ سوتے کو جگانا بہت آسان ہے مگر جاگتے کو جگانا انتہائی مشکل ہے۔ یہ لوگ جاہل نہیں بلکہ متجاہل ہیں یعنی سب کچھ جانتے ہوئے بھی جاہل بنے ہوئے ہیں اور یہ لوگ طالب حق نہیں ہیں بلکہ معاند ہیں، یعنی حق کے ظاہر ہونے کے بعد بھی حق کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ فقیر اکثر کہتا ہے ”ولکن وھابیۃ قوم لایعقِلون“۔

اس لئے فقیر اپنے سنی بھائیوں کو یہی مخلصانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے عالم ما کان وما یکون کے عقیدہ پر خود پہاڑ سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں اور ان گمراہوں کی تقریروں تحریروں اور صحبتوں سے بالکل قطعی طور پر پرہیز کریں کیونکہ گمراہی کے جراثیم بہت جلد اثر کر جاتے ہیں اور ہدایت کا نور بڑی مشکل اور بے حد جدوجہد کے بعد ملتا ہے۔ خداوند کریم ہمارے عوام وخواص اہلِ سنت کے ایمان وعقائد کی حفاظت فرمائے اور تمام گمراہوں، بددینوں اور بے دینوں کے شر سے بچائے رکھے۔

نگاہِ کرامت: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد جو قبائل عرب مرتد ہو گئے تھے ان میں قبیلہ کندہ بھی تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ والوں سے بھی جہاد فرمایا اور مجاہدین اسلام نے اس قبیلہ کے سردار اعظم یعنی اشعث بن قیس کو گرفتار کرلیا اور لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر اس کو دربارِ خلافت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے آتے ہی اشعث بن قیس نے بآواز بلند اپنے جرمِ ارتداد کا اقرار کرلیا اور پھر فوراً ہی توبہ کر کے صدق دل سے اسلام قبول کرلیا۔ آپ نے خوش ہو کر اس کا قصور معاف کردیا اور اپنی بہن حضرت ”ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ سے اس کا نکاح کر کے اس کو اپنی قسم قسم کی عنایتوں اور نوازشوں سے سرفراز کردیا۔ تمام حاضرین دربار حیران رہ گئے کہ مرتدین کا سردار جس نے مرتد ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے بغاوت اور جنگ کی اور بہت سے مجاہدین اسلام کا خون ناحق کیا۔ ایسے خونخوار باغی اور اتنے بڑے خطرناک مجرم کو آپ نے اس قدر کیوں نوازا؟ لیکن جب حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صادق الاسلام ہو کر عراق کے جہادوں میں اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے کہ عراق کی فتح کا سہرا انہیں کے سر رہا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ قادسیہ اور قلعہ مدائن وجلولاء ونہاوند کی لڑائیوں میں انہوں نے سرفروشی و جانبازی کے جو حیرت ناک مناظر پیش کئے انہیں دیکھ کر سب کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ واقعی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہِ کرامت نے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات میں چھپے ہوئے کمالات کے جن انمول جوہروں کو برسوں پہلے دیکھ لیا تھا وہ کسی اور کو نظر نہیں آئے تھے۔ یقیناً یہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ بصیرت ہے کہ آنے والے احوال کو آپ نے جان لیا۔ "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء ،جلد سوم"۔

کلمہ طیبہ سے قلعہ تھرتھرا کر گر گیا: امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قیصر روم سے جنگ کے لیے مجاہدینِ اسلام کی ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس فوج کا سپہ سالار مقرر فرمایا۔ یہ اسلامی فوج قیصر روم کی لشکری طاقت کے مقابلہ میں صفر کے برابر تھی مگر جب اس فوج نے رومی قلعہ کا محاصرہ کیا اور "لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا نعرہ مارا تو کلمہِ طیبہ کی آواز سے قیصر روم کے قلعہ میں ایسا زلزلہ آ گیا کہ پورا قلعہ مسمار ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور دم زدن میں قلعہ فتح ہو گیا۔ بلاشبہ یہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے کیونکہ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے جھنڈا باندھ کر اور فتح کی بشارت دے کر اس فوج کو جہاد کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ "ازالۃ الخفاء"۔

﴿شیخین کریمین کے گستاخوں کے انجامِ بد پر چند واقعات ملاحظہ ہوں﴾

دشمن خنزیر و بندر بن گئے: حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ثقات سے نقل کیا ہے کہ ہم تین آدمی ایک ساتھ یمن جا رہے تھے ہمارا ایک ساتھی جو کوفی تھا وہ حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں بدزبانی کر رہا تھا، ہم لوگ اس کو بار بار منع کرتے تھے مگر وہ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آتا تھا، جب ہم لوگ یمن کے قریب پہنچ گئے اور ہم نے اس کو نمازِ فجر کے لیے جگایا تو وہ کہنے لگا کہ میں نے ابھی ابھی یہ خواب دیکھا ہے کہ

رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور مجھے فرمایا کہ ''اے فاسق! خداوند تعالیٰ نے تجھ کو ذلیل و خوار فرما دیا اور تو اسی منزل میں مسخ ہو جائے گا''۔ اس کے بعد فوراً ہی اس کے دونوں پاؤں بندر جیسے ہو گئے اور تھوڑی دیر میں اس کی صورت بالکل ہی بندر جیسی ہو گئی۔ ہم لوگوں نے نمازِ فجر کے بعد اس کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے اوپر رسیوں سے جکڑ کر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔ غروب آفتاب کے وقت جب ہم ایک جنگل میں پہنچے تو چند بندر وہاں جمع تھے۔ جب اس نے بندروں کے غول کو دیکھا تو رسی تڑوا کر یہ اونٹ کے پالان سے کود پڑا اور بندروں کے غول میں شامل ہو گیا۔ ہم لوگ حیران ہو کر تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے تا کہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ بندروں کا غول اس کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے تو ہم نے یہ دیکھا کہ یہ بندروں کے پاس بیٹھا ہوا ہم لوگوں کی طرف بڑی حسرت سے دیکھتا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب سب بندر وہاں سے دوسری طرف جانے لگے تو یہ بھی ان بندروں کے ساتھ چلا گیا۔ ''شواھد النبوۃ''۔

☆اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرد صالح سے نقل کیا ہے کہ کوفہ کا ایک شخص جو حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا بھلا کہا کرتا تھا ہر چند ہم لوگوں نے اس کو منع کیا مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا، تنگ آ کر ہم لوگوں نے اس کو کہہ دیا کہ تم ہمارے قافلہ سے الگ ہو کر سفر کرو۔ چنانچہ وہ ہم لوگوں سے الگ ہو گیا جب ہم لوگ منزل مقصود پر پہنچ گئے اور کام پورا کر کے وطن کی واپسی کا قصد کیا تو اس شخص کا غلام ہم لوگوں سے ملا، جب ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم اور تمہارا مولیٰ ہمارے قافلہ کے ساتھ وطن جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ یہ سن کر غلام نے کہا کہ میرے مولیٰ کا حال تو بہت ہی برا ہے، ذرا آپ لوگ میرے ساتھ چل کر اس کا حال دیکھ لیجئے: غلام ہم لوگوں کو ساتھ لے کر ایک مکان میں پہنچا وہ شخص اداس ہو کر ہم لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھ پر تو بہت بڑی افتاد پڑ گئی۔ پھر اس نے اپنی آستین سے دونوں ہاتھوں کو نکال کر دکھایا تو ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے دونوں ہاتھ خنزیر کے ہاتھوں کی طرح ہو گئے تھے۔ آخر ہم لوگوں نے اس پر ترس کھا کر اپنے قافلہ میں شامل کر لیا لیکن دوران سفر ایک جگہ چند خنزیروں کا ایک جھنڈ نظر آیا اور یہ شخص بالکل ہی ناگہاں مسخ ہو کر آدمی سے خنزیر بن گیا اور خنزیروں کے ساتھ مل کر دوڑنے بھاگنے لگا مجبوراً ہم لوگ اس کے غلام اور سامان کو اپنے ساتھ کوفہ تک لائے۔ ''شواھد النبوۃ''۔

شیخین کا دشمن کتا بن گیا: اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بزرگ سے ناقل ہیں کہ میں نے ملک شام میں ایک ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کی جس نے نماز کے بعد حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کے حق میں بد دعا کی۔ جب دوسرے سال میں نے اسی مسجد میں نماز پڑھی تو نماز کے بعد امام نے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں بہترین دعا مانگی میں نے نمازیوں سے پوچھا کہ تمہارے سابقہ امام کا کیا ہوا؟

تو لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر اس کو دیکھ لیجئے! میں جب ان لوگوں کے ساتھ ایک مکان میں پہنچا تو یہ دیکھ کر مجھ کو بڑی عبرت ہوئی کہ ایک کتا بیٹھا ہوا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تم وہی امام ہو جو حضرات شیخین کے لئے بد دعا کیا کرتا تھا؟ تو اس نے سر ہلا کر جواب دیا کہ ہاں۔ "شواهد النبوة"۔

درس عبرت: اللہ اکبر! حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں بدگوئی اور بدزبانی کا انجام کتنا خطرناک و عبرتناک ہے؟ زمانہ حال کے تبرائی روافض کے لیے یہ روایات تازیانہ عبرت ہیں کہ وہ لوگ اپنی تبرابازیوں سے باز آجائیں ورنہ ہلاکتوں اور بربادیوں کا عذاب ان کے لیے تیار ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بد بخت گستاخ دونوں جہاں کی لعنتوں میں گرفتار ہو کر دنیا میں مسخ ہو کر خنزیر و بندر اور کتے بنا دیئے جائیں گے اور آخرت میں قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر عذابِ نار پا کر ذلیل و خوار ہوں گے۔

عوام و خواص اہل سنت پر ضروری ہے کہ تمام گمراہ فرقوں کی طرح روافض و خوارج سے بھی قطع تعلق رکھیں اور ان سے دور رہیں کیونکہ یہ گمراہ فرقے جو رسول مکرم ﷺ کی شان اقدس اور جو گمراہ فرقے صحابہ کرام و اہل بیت عظام کی شان میں گستاخیاں و بے باکیاں کرتے ہیں یقیناً یہ سب کے سب دوزخی ہیں اور یہ جہاں بھی اور جس مجلس میں بھی رہیں گے ان پر خدا کی لعنت پڑتی رہے گی اور ظاہر ہے کہ جو ان کے پاس بیٹھے گا اور ان سے میل جول رکھے گا وہ بھی اس لعنت میں شامل ہوگا۔ لہٰذا دو جہانوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ بد بخت گستاخ فرقوں سے خود بھی دور رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی دور رہنے کی نصیحت و وصیت کریں اس موضوع پر فقیر کی تصانیف "گستاخوں کا برا انجام اور دشمن صحابہ کا انجام بد" خوب ہے ضرور مطالعہ کریں۔ اللہ کریم اہلِ سنت کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ نبی الکریم الامین ﷺ۔

﴿اس ماہ میں وصال کرنے والی دیگر اہم شخصیات میں سے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں﴾۔

۱) حضرت سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق جمادی الآخر ۷۳ھ

۲) حضرت امام تقی محمد جواد رضی اللہ عنہ ۶ جمادی الآخر ۲۲۰ھ

۳) حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی یکم جمادی الآخر ۳۵۵ھ

۴) حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی ۹ جمادی الآخر

۵) حضرت خواجہ محمد بابا سماسی ۱۰ جمادی الآخر ۷۵۵ھ

۶) حضرت سعدالدین کاشغری ۷ا جمادی الآخر ۸۶۱ھ

۷) حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی ۲۷ جمادی الآخر

۸) حضرت خواجہ باقی باللہ ۲۵ جمادی الآخر

۹) حضرت سخی سلطان باہو قادری (شورکوٹ) یکم جمادی الآخر ۱۱۰۲ھ ۱۶۹۰ء

۱۰) حضرت سید غلام محی الدین بابو جی (گولڑہ شریف) ۲ جمادی الآخر

۱۱) حضرت مولانا کفایت علی (رہنما تحریک آزادی) ۴ جمادی الآخر

۱۲) حضرت قاری محمد مصلح الدین قادری کراچی ۷ جمادی الآخر ۱۴۰۳ھ

۱۳) حاجی امداداللہ مہاجر مکی ۱۲ جمادی الآخر

۱۴) حضرت مولانا عبدالمصطفی الازہری بن حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب بہار شریعت ۱۸ جمادی الآخر۔

چک نمبر ۲۹۴، گ ب میں ماہ کا شمارہ "فیض عالم" بہاولپور حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں۔ محمد جعفر اُویسی، محمد طارق اُویسی (جامع مسجد بلال چک نمبر ۲۹۴، گ ب ڈاکخانہ، خاص ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

﴿حضور فیضِ ملت کا پیغام علماء و مشائخ عُظام کے نام﴾

ہم سب کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سُنّت کو زندہ رکھنے سے ہمارے اور آپ کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کتنا خوش ہوتے ہیں یہ آپ فقیر سے زیادہ جانتے ہیں بالخصوص جب وہ سُنّت مردہ ہو جائے یعنی اس پر عمل کرنے سے علمی، ذہنی، رواجی طور پر سخت مشکل ہو جیسے آج کل اکثر سُنّتوں کا حال ہے۔ مثلاً داڑھی رکھنا حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سُنّت ہے ایسے ہی عمامہ شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی ادا ہے کہ کبھی سفر و حضر میں یہاں تک کہ نیند کے وقت بھی آپ کا سر مبارک بنا عمامہ شریف نہ رہا۔

لیکن افسوس ہے کہ داڑھی پر جو پھبتیاں اُڑائی جارہی ہیں اس سے کوئی بے خبر نہیں بلکہ اب تو بعض پیر صاحبان (جنہیں اکابر کے صدقے یہ عزت ملی ہے کہ ہزاروں بندگانِ خدا اُن کے حلقۂ خدام میں شمولیت کو فخر سمجھتے ہیں) بھی اس محبوب سُنّت کے دشمن بن گئے ہیں۔ کبھی بھولے سے سُنّت پر عمل کرنے کا تصوّر نہیں کرتے بلکہ سچ پوچھیں تو داڑھی کی سُنّت اپنے محبوب چہرے پر

دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ ایسے ہی بعض علماء حضرات جنہیں دین کی رکھوالی کے لیے چُنا گیا وہ بھی ایسے پیر صاحبان کو سمجھانے کے بجائے اُنہیں اپنے وعظ اور نجی مجلسوں میں قطبِ وقت اور غوثِ زماں کا لقب دے کر سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ کے عملی دشمن بن رہے ہیں اور بعض بے باک مولوی داڑھی چھوٹی رکھوانے کو اپنا فیشن سمجھتے جارہے ہیں۔ ایسے ہی پگڑی باندھنے کا حال ہے۔

تو عزیزو! ایسے وقت میں ایسی سُنّتوں کا زندہ کرنے میں سو شہیدوں کا ثواب نصیب ہو جائے تو سستا سودا ہے۔

دعوتِ عام: احبابِ اہلِ اسلام کو دعوتِ عام ہے کہ سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ کے احیاء (زندہ کرنے میں) تن من دھن و جان و مال کی قربانی دے کر بلال وخبیب وزید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا زمانہ اہلِ زمانہ کو دکھایئے۔

مقصد: اس اپیل سے میرا مقصد یہ ہے کہ علماء کرام و مشائخِ عظّام عوامِ اہلِ اسلام کو جواز کے چکر میں پھنسنے کے بجائے رسولِ اکرم ﷺ کی ہر سُنّت پر عملی اقدام فرمانا چاہیئے بلکہ اپنے حلقۂ احباب کو سختی سے اس پر کاربند بنانا اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھیں تاکہ کل قیامت میں حضور سرورِ کائنات ﷺ کا قرب نصیب ہو۔

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ (۳ ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ)

﴿ان کی چوکھٹ پہ کوئی جائے تو خالی آئے؟﴾

کوئی منصور کوئی بن کے غزالی آئے ان کے دربار سے جو بن کے سوالی آئے

ہو میرے بس میں تو دل میں بیٹھالوں انکو چوم کر جو میرے سرکار کی جالی آئے

ان کی رحمت کو تو یہ بات گوارا ہی نہیں ان کی چوکھٹ پہ کوئی جائے تو خالی آئے

آہ مولانا محمد عصمت اللہ شاہ صاحب سکندر آباد: ضلع میانوالی کی عظیم علمی وروحانی شخصیت حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا محمد عصمت اللہ شاہ صاحب اسکندر آباد مورخہ ۲۵ مارچ ۲۰۱۴ء منگل کو انتقال فرماگئے "انا اللّٰہ وانا الیہ راجعون"۔ مرحوم ہزاروں علماء کے استاد تھے مسلک حق اہلسنت کے فروغ کے لیے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ (ادارہ)۔

﴿الحمد میں پھر آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں﴾

مدینے کا بھکاری: الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی کا سفر مدینہ:

آج ۶ جمادی الاُولیٰ ۱۴-۳-۶ جمعرات پھر باب النساء میں محترم قدیر احمد صاحب سے ملاقات ہوگئی فقیر نے درِ محبوب

کریم ﷺ کی چوکھٹ پر سرنیاز جھکائے تلاوت کلام مجید کے بعد اپنے وظائف دلائل الخیرات ،حزب البحر اور درود مستغاث شریف مکمل کیئے تو قدیر احمد صاحب نے کہا ہم قسمت کے سکندر ہیں کہ جنت سے بڑھ کر مقام پر ڈیرے لگائے بیٹھے ہیں۔ بقول سیدی امام احمد رضا۔

اس گلی کا گدا ہوں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

باب النساء کی مناسبت فقیر کو یاد آیا کہ ہمارے آقا کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ظاہری زمانہ اقدس میں صحابیات یہاں حاضر ہوا کرتی تھیں لجپال آقا ﷺ ان کے مسائل سن کر حل فرمایا کرتے تھے۔ایک دن حضرت صفوان بن معطل کی بیوی نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ان کے متعلق تین باتیں کیں وہ فقیر کو یاد تھیں بھائی قدیر احمد کو سنائیں قارئین کے ذوق کی نذر ہے۔

شوہر کی اطاقت اور اختیار مصطفی ﷺ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے"عَنْ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ :جَاءَتْ امْرَأَةُ صَفْوَانَ بْنِ مُعَطَّلٍ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :إِنَّ صَفْوَانَ یُفَطِّرُنِی إِذَا صُمْتُ، وَیَضْرِبُنِی إِذَا صَلَّیْتُ، وَلَا یُصَلِّی الْغَدَاةَ حَتَّی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَیْهِ، فَقَالَ :مَا تَقُولُ هَذِهِ؟ قَالَ :أَمَّا قَوْلُهَا :یُفَطِّرُنِی، فَإِنِّی رَجُلٌ شَابٌّ وَقَدْ نَهَیْتُهَا أَنْ تَصُومَ، قَالَ :فَیَوْمَئِذٍ نَهَی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصُومَ الْمَرْأَةُ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا .قَالَ: وَأَمَّا قَوْلُهَا: إِنِّی أَضْرِبُهَا عَلَی الصَّلَاةِ، فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَیْنِ فَتُعَطِّلُنِی، قَالَ :لَوْ قَرَأَهَا النَّاسُ مَا ضَرَّكَ ، وَأَمَّا قَوْلُهَا: إِنِّی لَا أُصَلِّی حَتَّی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِنِّی ثَقِیلُ الرَّأْسِ، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ بَیْتٍ یُعْرَفُونَ بِذَاكَ بِثِقَلِ الرُّءُوسِ قَالَ فَإِذَا قُمْتَ فَصَلِّ"۔(مسند احمد بن حنبل، حدیث۱۱۸۱۸)۔

کہ ایک دن حضرت صفوان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، جب کہ آپ کے پاس صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے۔ اس عورت نے کہا" یارسول اللہ ! میرا شوہر صفوان بن معطل جس وقت میں نماز پڑھتی ہوں، مجھے مارتا ہے اور جب روزہ رکھتی ہوں تو روزہ افطار کرا دیتا ہے اور فجر کی نماز نہیں پڑھتا حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔" راوی کہتا ہے کہ حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وہ چیزیں پوچھیں جو اس کی بیوی نے بطور شکایت ذکر کیں تھیں ،حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیوی کا یہ کہنا کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں، مجھے مارتا ہے،وہ اس لیے ہے کہ

یہ نماز میں دو (طویل) سورتیں پڑھتی ہے اور میں نے اس کو منع کیا'' راوی کہتا ہے کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایک سورہ ہو تو لوگوں کو کافی ہے۔'' (پھر) صفوان نے عرض کی: ''میری بیوی کا یہ قول کہ جب میں روزے رکھتی ہوں تو یہ افطار کرا دیتا ہے، وہ اس لیے کہ یہ روزے رکھنا شروع ہو جاتی ہے اور میں جوان آدمی ہوں، پس صبر نہیں کرسکتا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''عورت (نفلی) روزے نہ رکھے، مگر اپنے شوہر کی اجازت سے'' پھر صفوان نے عرض کی ''اس کا قول یہ کہ میں نماز نہیں پڑھتا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے، پس بے شک ہم (محنت اور مزدوری کے) گھر والے ہیں، یہ ہمارے لیے معروف اور عادت ہوگئی ہے، ہم نہیں جاگ پاتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے صفوان! جب بھی جاگ جائے تو نماز پڑھ لیا کر''۔

اس حدیث شریف میں بیوی کی شکایت پر الٹا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی کو سمجھایا کہ ان باتوں میں تمہارا شوہر حق پر ہے۔ نماز میں چھوٹی اور ایک سورۃ پڑھ لیا کر اور نفلی روزے نہ رکھ تا کہ تمہارا شوہر دن کو بھی اپنی خواہش پوری کر سکے۔

مختار کل: اور نماز کے متعلق آپ نے اپنے خاص اختیارات سے حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد بھی نماز پڑھ لینے کی اجازت دے دی لیکن صفوان کے علاوہ کسی کو یہ اجازت نہ تھی (واللہ ورسولہ اعلم) یہاں حضور ﷺ کے تشریعی امور میں مختار کل ہونے کا ثبوت ملتا ہے اس حدیث سے وہ کورے علماء غور کریں جو یہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ جس کا نام محمد و علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

محترم عبدالقادر المدنی کے گھر چلے: آج شب جمعہ ہے گذشتہ پیر شریف کیم جمادی الاول کو عبدالقادر المدنی کے ساتھ طے پایا تھا کہ آنے والی شب جمعہ آپ کے گھر چلیں گے محفل میلاد شریف و تقریب گیارویں شریف کا پروگرام ہوگا بعد مغرب ہم سارے ساتھی اپنے ڈیرے باب مکہ کے سامنے جہاں ٹھنڈے پانی کے کولر لگے ہوئے ہیں جمع ہوئے محمد منیر لاہوری چائے لایا۔ حضرت پیر سید مسرت حسین شاہ صاحب (امام تراویح سیرانی مسجد بہاولپور) کے بڑے شہزادے پیر سید محبوب حسین شاہ کو فقیر نے عرض کیا حضرت اپنا لنگر آپ چلائیں انہوں نے چائے کے کاسے بھرے سب دوستوں گنبد خضریٰ شریف کے سامنے چائے کے جام پی کر گنبد نوری کو دیکھ کر زبان حال سے کہہ رہے تھے:

خیال گنبد خضریٰ سلامت تجھے خدا رکھے　　　تیرے بغیر کبھی گھر میں روشنی نہ ہوئی

اتنے میں مسجد نبوی شریف کے میناروں سے اذان کی صدا بلند ہوئی احباب سے طے ہوا کہ سب نے یہاں پر جمع ہونا ہے تا کہ ایک ساتھ چلیں عبد القادر المدنی آئے حضرت سید مردان شاہ کی قیادت میں یہ مدنی قافلہ عوالی کی طرف روانہ ہوا عبد الحمید بھائی اور منیر احمد قادری کے پاس کاریں ہیں مگر فقیر نے کہا کہ پیدل چلنا زیادہ موزوں ہے۔ حضرت سید عابد حسین شاہ اُویسی بھی کل پاکستان سے آئے وہ بھی ساتھ ہولئے راستہ میں حضور قبلہ والد گرامی علیہ الرحمۃ کی مدینہ منورہ سے وابسطہ یادیں سید عابد حسین شاہ سناتے رہے۔

مخرج ظاء وضاد پر مناظرہ: قاری حبیب اللہ افغانی (مقیم مدینہ منورہ) نے جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں گذار ہوئے وقت کی یادیں سنائی کہنے لگے کہ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ کے حکم پر جامعہ میں ہر بدھ کو بزم مناظرہ کا آغاز ہوا درس نظامی کے طلباء کو فن مناظرہ عملاً سکھایا جاتا تھا ایک بار ''مخرج ظاء وضاد'' پر میرا مناظرہ قاری بشیر احمد چشتی مرحوم کے ساتھ ہوا میں نے اہلسنت بریلوی کے موقف کے مطابق ''مخرج ضاد'' پر دلائل دینے تھے جبکہ قاری بشیر احمد نے دیوبندیوں کا موقف ''ضاد کو ظاء'' پڑھنے پر دلائل دینے تھے۔ حسن اتفاق کہ ان دنوں مضمون (topic) حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ نے دیوبندیوں کے رد میں کتاب "رفع الفساد فی مخرج الظاء والضاد" تصنیف فرمائی اس میں ایسے دلائل تھے کہ مجال ہے دیوبندیوں کا کوئی قاری اس کا رد کر سکے میں نے اپنے مقرر کردہ وقت میں مخرج ضاد کی ادائیگی پر مضبوط دلائل دیئے منصفین نے میرے دلائل کو درست قرار دیا۔ باتیں کرتے ہم محترم عبد القادر المدنی کے گھر پہنچے محفل میلاد شریف میں تلاوت کے بعد سندھی حضرات نے اپنی زبان میں نعتیں سنا کر ماحول بنایا فقیر نے مختصر گفتگو کی قیام وسلام کے بعد حضرت سید مردان شاہ نے دعا فرمائی صفرہ شریف پر جنتی کھانے سجادیئے گئے فراغت کے بعد ہم حرم نبوی شریف آئے سید عابد حسین شاہ اُویسی (خانقاہ) نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی سید ذوالفقار شاہ جدہ سے آئے ہیں وہ ہمارا انتظار باب مکہ کے باہر صحن میں کر رہے ہیں ہم مقررہ جگہ پر پہنچے تو وہ بڑے خوش ہو کر گلے ملے۔

شاہ صاحب اللہ تعالی اچھی کار دے گا: فقیر کو مدینہ پاک میں گزرا ہوا ایک واقعہ یاد کرایا کہ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ/نومبر ۲۰۰۱ء میں مدینہ منورہ حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی شب عید الفطر آپ کی مدینہ منورہ سے کراچی پاکستان کے لیے فلائٹ تھی آپ (محمد فیاض احمد اُویسی) نے سید عابد حسین شاہ کو کہا کہ گاڑی کا انتظام کریں ائیر پورٹ جانا ہے میں (سید ذوالفقار) نے کہا میرے پاس گاڑی تو ہے مگر پرانا ماڈل ہے

حضور فیض ملت نے ہماری بات سن لی فرمایا شاہ جی آپ کی کار پرائیر پورٹ چلتے ہیں ہم نے نور اُویسی کے گھر (نزد مسجد بلال) سے سامان لوڈ کیا حضرت صاحب کو کار پر بیٹھایا تو آپ نے فرمایا شاہ صاحب اللہ تعالیٰ نئی کار دے گا ان کی دعا قبول ہوئی اب میرے پاس اچھی گاڑی ہوتی ہے یہ حضرت صاحب کی دعا کی برکت ہے۔ جب وہ یہ باتیں سنا رہے تھے گنبد خضریٰ شریف کا نورانی منظر ہمارے سامنے تھا اپنا منہ روضہ اقدس کی طرف کر کے کہنے لگے واللہ وہ میرے آقا کریم ﷺ کے سچے غلام تھے اب اگر چہ وہ دنیا میں نہیں مگر ہماری رہنمائی اب بھی فرماتے ہیں کہنے لگے گذشتہ دنوں میں جدہ میں بیمار ہوا وہ ایک شب میرے خواب میں آئے فرمانے لگے شاہ صاحب پریشان نہ ہوں سورۃ فاتحہ شریف اتنی بار پڑھ کر اپنے آپ پر دم کریں خیر ہوگی میں صبح اُٹھا تو ان کا بتایا ہوا عمل شروع کیا الحمدللہ اب میں بالکل ٹھیک ہوں کہنے لگے یہ خواب میں گنبد خضریٰ شریف کے سامنے اس لیے آپ سب کو سنا رہا ہوں کہ:

یہ شان ہے غلاموں کی سرکار ﷺ کا عالم کیا ہوگا

مدینہ منورہ میں راجہ بھائی کا خوبصورت گھر: یوں تو مدینہ منورہ کا ذرہ ذرہ رشک قمر ہے۔ ہر مکان خوبصورت ہے مگر ان مکانوں کیا کہنا کہ جن کے جھروکوں، روشن دانوں سے نور برساتا گنبد خضریٰ نظر آئے جس کے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی اور دل منور ہوتا ہے آج ۵ جمادی الأولیٰ شب جمعہ فقیر قدیم مسجد نبوی (حصہ ترکی) محراب عثمانی کے بالمقابل رات ۲ بجے کے قریب نماز عشاء ادا کر کے بیٹھا تھا کہ راجہ بھائی (جو میرے حضور والد گرامی حضرت فیض ملت نوراللہ مرقدہ کے بیحد عقیدت مند ہیں انڈیا سے ساری کشتیاں جلا کر مدینہ منورہ میں مقیم ہیں) کا فون آیا کہ آپ اگر میرے گھر آجائیں تو مہربانی ہوگی آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں فقیر نے کہا آپ تک آنے کا سبب؟ کہا کہ مسجد نبوی شریف کے عقب محکمہ (ہائی کورٹ) کی طرف آجائیں محمد عرفان مدنی آپ کا منتظر ہے فقیر نے محمد رفیق خان اُویسی (یثرب) سے کہا کہ آپ یہاں اور اد وظائف پڑھیں میں آتا ہوں فقیر مذکورہ جگہ پر پہنچا تو محمد عرفان اپنے والد گرامی محترم محمد انور صاحب کے ساتھ گاڑی لیے میرے منتظر تھے ہم جنت البقیع شریف کے عقب میں حرہ شرقیہ پہنچے تو ایک عمارہ کے سامنے گاڑی رکی راجہ بھائی کا شقہ (فلیٹ) الدور الثالث (تیسری منزل) پر ہے فقیر وہاں پہنچا تو وہ بڑے پرتپاک انداز سے گلے ملے اہلسنت کے بہت سارے اہم معاملات پر ہم دیر تک باتیں کرتے رہے۔ راجہ بھائی یو کے سے ہمارے مقتدر علماء کرام کی تصانیف انگریزی میں شائع کر کے انگریزی خواندہ لوگوں تک پہنچانے میں بہت اہم کردار ادا کر رہے چند کتب مجھے انہوں نے دیکھائیں تو طے پایا حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہ کی تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کرا کے

یورپ کے ممالک تقسیم کرائی جائیں اس سلسلہ میں فقیر نے اسی لمحے دبئی میں اپنے برادر طریقت محترم محمد علی اُویسی سے فون پر رابطہ کیا کیونکہ دبئی میں راجہ بھائی کے احباب ہیں جو اشاعت کا سلسلہ کیئے ہوئے ہیں۔ دیر تک ہماری مشارت جاری رہی فقیر نے اجازت چاہی راجہ بھائی نے کہا آیئے میں آپکو دیکھاؤں کہ میرے لجپال کریم رحیم روف ورحیم ﷺ نے مجھ پر کیسا کرم فرمایا ہوا ہے ہم جس جگہ بیٹھے تھے سامنے والی کھڑکی کھولی تو فقیر کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بھر آئے کہ نور برساتا گنبد خضریٰ شریف نظر آیا قلب وجگر میں ٹھنڈک محسوس ہوئی جنت البقیع شریف کا ہر مزار صاف دیکھائی دے رہا تھا۔ اُدھر کمرہ کے شمالی جانب آئے تو راجہ بھائی نے کھڑکی سے پردہ ہٹایا تو امیر مدینہ اسداللہ واسد الرسول (جل جلالہٗ وﷺ) سید الشہداء کے مزار مبارک کا سارا منظر سامنے تھا راجہ بھائی کا مدینہ منورہ میں مدنی گھر دیکھ کر فقیر کے دل سے اک ہوک سی اُٹھی کہ:

آرزو ہے سینے میں گھر بنے مدینے میں

آج شب ہفتہ (۶ جمادی الأولیٰ) اس حاضری کی آخری رات ہے کل صبح ۸ بجے مدینہ منورہ ائیر پورٹ کے لیے نکلنا ہے نمازِ عشاء کے بعد محترم الحاج عبدالحمید صاحب نے فون کیا کہ کہاں ہیں فقیر نے کہا کہ علامہ غلام شبیر المدنی کے ہاں فندق (شارع شہداء احد) میں پاسپورٹ لینا ہے انہوں نے کہا آپ ٹھہریں ہم آپ کے پاس آتے ہیں تھوڑی دیر میں وہ آئے ہم سیدھے حضور سید الشہداء کی بارگاہ میں حاضر ہوئے سلام عاجزانہ کے بعد رمضان المبارک میں حاضری کے لئے درخواست جمع کرائی اور واپسی پر وہ فقیر کو ایک ہوٹل پر لائے کھانے کا آڈر دیا ہم میز پر بیٹھے تو بھائی عبدالحمید خان نے کہا کہ یہ میرے بڑے بھائی عبدالعزیز خان ہیں ستر سال کے قریب ان کی عمر ہے انہوں نے آپ کے والد بزرگوار کے ساتھ وقت گذارا ہے انہوں نے کہا میں آپ کے آبائی گاؤں حامد آباد کے قریب حضرت حکیم اللہ بخش صاحب کے ہاں زیر تعلیم تھا جب آپ کے والد گرامی نے مدرسہ منبع الفیوض حامد آباد قائم کیا تو ملک کے مختلف شہروں سے طلباء پڑھنے کے لیے حاضر ہوتے آپ کا اندازِ تعلیم وتربیت نہایت خوب تھا مجھے مدینہ منورہ میں سکونت کے کیئے نصف صدی ہونے کو ہے مگر آج بھی حضرت حافظ صاحب (حضور فیضِ ملت) کا علم عمل یاد آتا ہے تو ان کے لیے دعا کرتا ہوں یوں مدینہ منورہ میں مدینے کے بھکاری (میرے والد گرامی) کی یاد بہت اچھی لگیں۔

آہ علامہ علی محمد اویسی رضوی

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان کے تلمیذ رشید اور سلسلہ عالیہ قادریہ اُویسیہ میں خلیفہ مجاز حضرت علامہ ابو الطیب مولانا

علی محمد اُویسی رضوی خطیب جامع مسجد غوثیہ ہوتہ پاک پتن شریف مورخہ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ / ۱۷ مارچ ۲۰۱۴ء پیر شریف مختصر علالت کے بعد داغ مفارقت دے گئے "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون"۔ مولانا ابوالطیب علی محمد اُویسی رضوی ۱۹۷۲ء میں حضور فیضِ ملت کے پاس دورہ تفسیر القرآن پڑھنے آئے ۲۵ رمضان المبارک (۳ نومبر ۱۹۷۲ء) جمعۃ الوداع کو ان کی دستار بندی ہوئی تو انہوں نے حضور بابا صاحب قبلہ شیخ الاسلام حضرت گنج شکر کی نگری کے قرب میں قصبہ ہوتہ پاک پتن شریف میں جا کر علمی محاذ سنبھالا۔ بے شمار لوگوں کے سینے قرآن وحدیث کے نور سے منور کئے۔ مذاہب باطلہ کا دلائل قاہرہ سے مقابلہ کیا۔ حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے علمی وروحانی فیض سے ایسے متاثر ہوئے کہ سارے خانوادے کو آپ کے ذریعے سلسلہ عالیہ اُویسیہ میں شامل کرایا، ماشاءاللہ ان کے سارے صاحبزادے عالم دین ہیں علامہ غلام محی الدین اُویسی، غلام معین اُویسی، مولانا غلام غوث اُویسی، محمد قطب الدین اُویسی، محمد قمر الدین اُویسی۔ حضور قبلہ فیضِ ملت کے وصال کے بعد جامعہ اُویسیہ رضویہ اور دیگر معاملات میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے جامعہ کی تقریبات اور سالانہ عرس مبارک کے پروگرام میں قافلہ کی صورت میں تشریف لایا کرتے تھے۔ حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے سن ۱۹۷۲ء جو دستار فضیلت حضور فیضِ ملت نے ان کے سر پر سجائی تھی وہ بطور تبرک محفوظ کئے ہوئے تھے عیدین پر اپنے سر پر باندھا کرتے تھے۔ ان کے صاحبزادے محمد قطب الدین اُویسی نے بتایا کہ میرے والد گرامی نے مجھے اذان فجر دینے کا حکم کیا جب میں اذان دیکر واپس آیا تو میرے والد گرامی اس طرح گفتگو کر رہے تھے جیسے ان کے ساتھ کوئی مخاطب ہو کہہ رہے تھے کہ سلسلہ عالیہ اُویسیہ بہت وسیع ہے اس سلسلہ کے اولیاء کے درجات ہیں میں نے پوچھا ابا جی آپ کس سے بات کر رہے ہیں مجھے چپ رہنے کا اشارہ کیا میں تھوڑی دیر بعد پھر حاضر ہوا تو اپنے مرشد گرامی حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کو یاد کر رہے تھے۔ یوں اللہ ورسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے راہی ملک بقاء ہوئے۔

ان کے جنازہ میں حضور فیضِ ملت کے جانشین صاحبزادہ علامہ محمد عطاء الرسول اُویسی نے شرکت کی۔ ان کے ایصال ثواب کے لیے جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں فاتحہ خوانی ہوئی۔

چہلم: ان کے چہلم کی تقریب ۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء بروز منگل جامع مسجد غوثیہ ہوتہ پاک پتن شریف میں ہوگی۔

☆ انجمن اساتذہ پاکستان پنجاب کے صدر حضرت علامہ مولانا پیر محمد اطہر القادری (لاہور) گذشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

☆ جامعہ اُویسیہ رضویہ کے بانی رکن محترم چوہدری منیر احمد (صابن والے) بہاولپور کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوا۔

☆ جامعہ اُویسیہ رضویہ کے فاضل محمد بلال رشید (شیخوپورہ) کی محترمہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا۔ جامعہ اُویسیہ میں مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی کا اہتمام ہوا قارئین سے دعا مغفرت کی اپیل ہے۔

دعوت ذکر کا قافلہ مدینہ منورہ روانہ ہوا: الحاج بابا جی محمد حنیف المدنی قادری اُویسی امیر دعوت ذکر (سرگودھا) قافلہ لیکر دربار حبیب پاک ﷺ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ حاضر ہیں۔

﴿اسلامی داڑھی﴾

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کا دورہ حدیث کی کلاس سے خطاب:

دورہ حاضرہ میں بعض مسلمان اپنے آقا کریم ﷺ کی دائمی سنت مبارکہ داڑھی شریف کا مذاق اُڑا کر اپنی دنیا او آخرت تباہ و برباد کرتے ہیں۔ دوسرا اسٹیڈی قسم کے مجتہدین داڑھی کو غیر ضروری قرار دیکر داڑھی مونڈوں سے واہ واہ حاصل کرنا چاہتے ہیں کچھ وہ بھی ہیں جو خشخشی داڑھی کو بھی سنت نبوی قرار دے رہے ہیں۔ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے درسِ حدیث میں داڑھی کے حوالہ سے تحقیقی بیان فرمایا جسے آپ کے تلمیذ رشید علامہ محمد ارشد خامر القادری اُویسی (ایم اے گولڈ میڈلسٹ) نے ترتیب دیا درد دل رکھنے والے اہلِ ایمان کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے۔

(مدینے کا بھکاری: الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی رضوی)

۲/ جنوری ۱۹۸۸ء ۱۱ جمادی الاُولی ۱۴۰۸ھ ۱۹ پوہ ۲۰۴۴ ھفتہ: یہ ۱۹۸۸ء کی بات ہے جب دو جنوری کا سورج روش دہر کے پر پیچ راستوں کی بے تابیاں دیکھ رہا تھا۔ ۱۱/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ کی صبح جمال و اہلِ جہاں کو تازگی و تابندگی سے نواز رہی تھی۔ پوہ کی ٹھنڈک یخ بستہ ہواؤں کے ذریعے اپنے جوبن کا اعلان کر رہی تھی ہفتہ کا دن سرد موسم کا کمبل اوڑھے نمودار ہوا حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ حرارت عشق رسول ﷺ کی سوغات تقسیم فرمانے مسند تدریس پر دورہ حدیث شریف پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ آج کے سبق کے دوران داڑھی شریف کے متعلق آپ نے انمول مضمون بیان فرمایا جو نذر قارئین کرام ہے۔ (محمد ارشد خامر القادری)۔

داڑھی کی مقدار کتنی ہو فقہا کا موقف؟: احادیث کے ذخیرہ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ داڑھی ضرور رکھنی چاہیے اور اسے بڑھنے دینا چاہیے، کاٹ چھانٹ نہیں کرنا چاہیے، اسی لئے حضراتِ شوافع کہتے ہیں کہ داڑھی کو علیٰ حالہٖ باقی رکھا جائے اس میں کاٹ چھانٹ نہ کی جائے، خواہ ایک مشت سے زائد ہی کیوں نہ ہو جائے،

یہی ان کے یہاں راجح اور پسندیدہ قول ہے اور یہ ایک قول حنابلہ کا بھی ہے، مالکیہ کا مذہب مختار یہ ہے کہ جو داڑھی حد سے زیادہ بڑھ جائے اس کو کم تو کیا جائے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک مشت سے زائد نہ رکھی جائے۔(اوجز المسالك) مگر ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارکہ کے طول وعرض سے بالوں کو کترتے تھے، روایت کے الفاظ یہ ہیں "كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا" (ترمذی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے بالوں کو طول وعرض سے کاٹتے تھے۔اور اس کترنے کی تحدید "شرح شرعة الاسلام" میں اسی حدیثِ مذکور کے آخر میں ایک لفظ سے معلوم ہوتا ہے، حدیث اس طرح ہے: "عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا على قدر القبضة"۔ (شرح شرعة الاسلام) یعنی حضرت عمرو اپنے والد شعیب سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈاڑھی کے یکمشت ہوجانے کی صورت میں طول وعرض سے کترتے تھے۔(روی الترمذی) "عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا وصاحب مفاتيح وغرائب" درآخر ایں حدیث لفظ "اذا زاد على قدر القبضة" (یعنی قبضہ سے جب زائد ہوتی) نیز نقل کردہ۔(الطرائف والظرائف)۔امام ترمذی نے جو حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے نقل کی ہے اور جس میں یہ ذکر ہے کہ آپ اپنی داڑھی کو طول وعرض سے کترتے تھے، اسی حدیث کے آخر میں "مفاتیح" اور "غرائب" نامی کتابوں میں "اذا زاد على قدر القبضة" بھی منقول ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی داڑھی کے بال کو طول وعرض سے اس وقت لیا کرتے تھے جب کہ وہ یکمشت سے زائد ہوجاتی تھی)۔

داڑھی کی مقدار اور صحابہ کرام: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کا مشاہدہ کرنے والے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا کو اپنے معمولات میں داخل کرنا ان کی فطرت میں داخل تھا، ان کے طرزِ عمل سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی جب ایک مشت سے زائد ہوجائے تو اسے کترنا جائز ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو آقا کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں) کے متعلق حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: "أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مَا فَوْقَ الْقُبْضَةِ" ۔(ابن ابی شیبہ)۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیتے تھے، امام محمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: "وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ" ۔(کتاب الآثار)۔ ہم اسی قول کو اختیار کرتے ہیں اور اسی کے

قائل حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

ازالہ وہم؟: بعض نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو حج وعمرہ کے خاص مانا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ حج وعمرہ کے علاوہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یکمشت سے زائد داڑھی کاٹنا ثابت نہیں ہے، لہٰذا ان مواقع پر تو اس کی گنجائش ہوگی، لیکن عام حالات میں یہ عمل درست نہ ہوگا، لیکن ابن حجر نے اس کا انکار کیا ہے، ان کی رائے یہ ہے کہ حضرت ابن عمر کا یہ فعل حج وعمرہ کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے، اس کے علاوہ بھی ان سے ایک مشت سے زائد داڑھی کاٹنا ثابت ہے۔(فتح الباری)۔

☆ حافظ الحدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی بتاتا ہے کہ ایک مشت سے زائد داڑھی کو کاٹا جاسکتا ہے، ابن ابی شیبہ ہی کی روایت ہے کہ "كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ"۔

(ابن ابی شیبہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مٹھی سے اپنی داڑھی کو پکڑتے تھے اور مٹھی سے زائد حصہ کو کاٹ ڈالتے تھے۔

☆حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے مٹھی سے زائد داڑھی کو کاٹ دیا تھا۔

(فتح الباری عمدۃ القاری)

☆ تابعین کی ایک جماعت کا بھی اس پر عمل تھا حضرت شعبی اور ابن سیرین ان کو بہتر سمجھتے تھے۔

(اوجزالمسالك)

ان دلائل کے پیشِ نظر احناف کے یہاں مستحب یہ ہے کہ ایک مشت سے جتنی زیادہ داڑھی ہو اس کو کاٹ دینا چاہئے۔(شامی)۔علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں کہ "وَهُوَأَيْ الْقَدْرُ الْمَسْنُونُ فِي اللِّحْيَةِ الْقُبْضَةُ"۔یعنی داڑھی کی مسنون مقدار ایک مٹھی ہونا ہے۔(فتح القدیر)۔

ایک مشت ڈاڑھی رکھنا: ایک مشت داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے، "شارح مشکوۃ" حضرت شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ "وگذاشتن آں بقدرِ قبضہ واجب است" یعنی ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔(اشعۃ اللمعات)۔اس سے معلوم ہوا کہ حضرت امام محمد نے جو (کتاب الآثار) میں یا دیگر فقہاء مثلاً ابن ہمام (فتح القدیر) علامہ حصکفی اور ابنِ عابدین (درِ مختار مع الشامی) نے اپنی اپنی کتب میں ایک مشت داڑھی رکھنے کو سنت کہا ہے، اس کا مطلب سنتِ اصطلاحی (جسے حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو یا اس کی تاکید فرمائی ہو، جس کا ترک موجب

اساءت ہو اور کرنا ثواب ہو۔اُویسی غفرلہٗ) نہیں ہے، بلکہ اس بات کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ ڈاڑھی رکھنا دینِ اسلام میں ایک رائج اور دائمی طریقہ ہے، یا یہ مطلب ہے کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے، جیسا کہ نمازِ عید پر سنت کا اطلاق کر دیتے ہیں، حالانکہ اصلاً وہ واجب ہے، یہی حال اس کا بھی ہے۔(اشعۃ اللمعات)۔

ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کاٹنے کا طریقہ: آثار اور فقہی عبارات جو فقیر نے عرض کر دی ہیں ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی سے نیچے مٹھی باندھے اور مٹھی سے زائد جو بال ہوں انہیں کاٹ ڈالے، مگر ابن حجر نے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ تھوڑی کے نیچے چار انگلیاں ملا کر رکھے اور جو بال ان کے نیچے ہوں انہیں کتر ڈالے۔(فتح الباری) مگر یہ قول روایت کے عام الفاظ کے خلاف ہے، اس صورت میں بال زیادہ کترنے ہوں گے، اس لئے احتیاط پہلے قول کو لینے میں ہے۔

ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عمل سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے، لہٰذا اس سے کم رکھنا یا خشخشی داڑھی رکھنا از روئے شرعاً جائز نہیں ہے، مکروہِ تحریمی ہے۔ چنانچہ علامہ حصکفی فرماتے ہیں کہ "وَأَمَّا الْأَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُونَ ذَلِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ، وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ أَحَدٌ" یعنی داڑھی کو اس قدر کترنا کہ وہ ایک مشت سے کم رہ جائے جیسا کہ بعض مغربی اور مخنث (نامرد) کرتے ہیں اس کو کسی نے جائز نہیں قرار دیا ہے۔(درمختار مع الشامی)

علامہ حصکفی کے اس قول "لَمْ يُبِحْهُ أَحَد"۔(جو بیان کیا گیا ہے) ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھنے کو کسی نے جائز نہیں کہا ہے۔علامہ حصکفی کا مذکورہ قول ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھنے کو جائز نہ ہونے پر اجماع کی صریح دلیل ہے اور دیوبندیوں کے مولوی انور شاہ کشمیری نے بھی اپنی "شرح بخاری" میں لکھا ہے کہ "أما قطع ما دون ذلك، فحرامٌ إجماعًا، بين الأئمة رحمهم الله تعالى" یعنی داڑھی کا اتنا کاٹنا کہ مٹھی سے بھی کم رہ جائے بالاتفاق حرام ہے۔(حاشیہ فیض الباری)

نیز صاحب تفسیر مظہری حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی لکھتے ہیں کہ: "تراشیدن ریش بیش از قبضہ حرام است" (مالابدمنہ) ڈاڑھی کو کتر کر ایک مشت سے کم کر دینا حرام ہے۔ بہر حال: "ڈاڑھی رکھنا واجب اور قبضہ (مٹھی) سے کم کٹانا حرام ہے"۔

داڑھی مونڈھے کی شہادت مردود ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور قاضیِ مدینہ ابن ابی لیلیٰ

ایسے لوگوں کی شہادت کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے جو داڑھی کو تراشا کرتے تھے، حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنی ڈاڑھی کو کبوتر کے پروں کی طرح کر دیں گے، ایسے لوگ بڑے ہی کم نصیب ہوں گے۔(احیاء العلوم)۔

خلاصہ یہ کہ داڑھی کا ایک مشت سے کم کرانا سنتِ متواترہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہِ تحریمی ہے اور اس پر اسرار کرنا فسق ہے۔

مسئلہ: شرعی داڑھی کا مفہوم یہ ہے کہ جبڑوں پر اگنے والے بالوں کا ایک مشت کے برابر ہونا بایں معنی گلے اور گال کے بالائی حصے پر اگنے والے بال داڑھی کے حکم میں نہیں وہ صاف کیے جا سکتے ہیں، جبڑے کی حدود کی رعایت کرتے ہوئے اضافی بالوں کو ہٹانا ہی خط بنانا کہلاتا ہے یہ شرعاً جائز ہے۔

علامہ محمد ارشد خامر القادری اس مضمون پر اپنا خوبصورت تبصرہ کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں۔

داڑھی شریف انسانی تخلیق کے فطری اصولوں کا ایک اہم جزو ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت اور رضا اس بات میں ہے کہ آدمی کے چہرے پر بال ہوں دنیا کے مختلف مذاہب میں اس کا مختلف نظریہ اور تصور ہے اسلام میں داڑھی شریف سرکار دو عالم نورِ مجسم ﷺ کا پسندیدہ محبوب مرغوب اور دائمی عمل ہے اور ایک امتی مسلمان کے لیے اپنے چہرے پر آراستہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔حضرت آدم علیہ السالم سے لیکر ہمارے نبی کریم ﷺ جتنے انبیاء ورسل اور اللہ تعالی کے برگزیدہ اور مقرب بندے دنیا پہ تشریف لائے سب کے چہرے پر داڑھی شریف کی نورانیت او جمال موجود تھا۔مدینے کے تاجدار امام الانبیاء ﷺ کے بعد تمام صحابہ کرام اور ان کے بعد متصلاً جتنے نفوس قدسیہ منصہّ شہود پر جلوہ گر ہوئے سب کے چہرے پر یہ مبارک سنت پوری شان وشوکت سے موجود تھی مذہبی اور شرعی فضیلت کے علاوہ طبی نقطہ نظر سے بھی اس کے بہت سے فوائد اور حکمتیں ہیں جسے تمام مذاہب کے محققین اور دانشور تسلیم کرتے ہیں۔بحیثیت مسلمان اس کے چہرے پر داڑھی مبارک کا سجانا دینی اور آخروی ثمرات سے بھرپور اس شرعی مقدار ایک قبضہ یعنی ایک مشت مٹھی بھر داڑھی رکھنا ہی عین سنت ہے اس سے کم کرنا خشخشی کوئی اور صورت سب خلافِ سنت ہے ایک کلمہ گو مسلمان کی ظاہری شکل وصورت اسی ہی سے مکمل ہوتی ہے داڑھی شریف اس کی شناخت اور پہچان ہے۔

محبوبِ خدا سرورِ انبیاء ﷺ کی یہ محبوب سنت اختیار کرنے والے بڑے خوش نصیب لوگ ہیں اور جو اس سے محروم ہیں وہ ایک بہت بڑی محرومی کا شکار ہیں چونکہ داڑھی شریف شعائر اسلام میں ہے اس لیے اس کا احترام واکرام لازمی ہے بعض

داڑھی منڈے اس کی تضحیک کرتے ہیں اور اور لوگوں سے تمسخرے اڑاتے ہیں یہ ان کی سراسر جہالت اور شیطانی سوچ ہے اس کا مذاق اڑانا سنتِ رسول ﷺ کی بے ادبی اور خود رسول کریم روف ورحیم ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی ہے آپ کی بے ادبی اور گستاخی کفر ہے۔ اس لیے سرکار دو عالم ﷺ کی کسی بھی سنت پر نکتہ چینی کرنے سے اپنے آپ کو بچا کر اپنے ایمان کی حفاظت کی جائے۔ اس حوالہ سے حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ کے مقام ولایت وروحانیت کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں جس سے ہم سب کے ایمانی جذبات کو مزید تقویت ملے گی۔

آپ کے معتقدین میں سے الحاج خیر محمد صاحب جن کا تعلق حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ کے آبائی گاؤں حامد آباد شریف کے قریبی علاقہ ٹھاروواله موضع سَید پور تحصیل خانپور کٹورہ سے ہے ان کی قسمت نے یاوری کی ایک طویل عرصہ سے مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر ہیں۔ خود بتاتے ہیں کہ جب حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ بغرض زیارت روضہ رسول اللہ ﷺ اور ادائیگی حج وعمرہ حجاز مقدس حرمین شریفین حاضر ہوتے مجھے شرف میزبانی حاصل ہوتا۔ میری خشخشی چھوٹی داڑھی تھی آپ فرماتے حاجی صاحب اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا اپنے محبوب کریم ﷺ کے محبوب دیار میں سکونت عطاء فرمائی آپ اپنی داڑھی سنت کے مطابق رکھیں بہت زیادہ برکتیں نصیب ہونگیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں یہ بات سن کر اس بات کو اہمیت نہ دیتا اور نظر انداز کر دیتا ایک رات میرا مقدر جاگ اٹھا خواب میں ایک منظر دیکھا جس سے قلب وروح کی کائنات جگمگا اٹھی۔ رحمت کونین والی دارین ﷺ کی زیارت سے اس حال میں سیراب ہوا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر ایک مٹھی داڑھی شریف دعوت نظارہ دے رہی تھی مجھے سرکار کائنات ﷺ کے دیدارِ پر انوار سے ایک بھرپور تاثر ملا کہ واقعی داڑھی شریف ایک مٹھی ہی ہے صبح اٹھا تو ایک ایسی کیفیت تھی جو نا قابل بیان ہے گویا اندر کی دنیا میں ایک انقلاب نمودار ہوا۔ اور پھر کیا تھا کہ حضرت فیضِ ملت سے عقیدت کا رشتہ مضبوط تر ہو گیا اور چہرے پر داڑھی شریف عین سنت کے مطابق سج گئی۔

قارئین کرام یہ تھا حضور فیضِ ملت کا سرکار مدینے سرور قلب وسینہ ﷺ سے عشق کا سچا لازوال رشتہ کہ آپ نے ادھر اپنے آقا ومولا ﷺ کی سنت کا پرچار کیا اور اُدھر لجپال آقا ﷺ نے اپنے امتی کو وصل کا جام پلایا، شاہ نے اپنے عاشقِ شادکام کے فتویٰ پر مہر تصدیق بھی ثبت فرما دی۔ ''اللّٰھم رزقنا زیارۃ حبیبك المصطفی ورسولك المرتضیٰ''۔

یہ مضمون حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ کی ذاتی ڈائری ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء سے لیا گیا ہے۔

﴿نماز کے طبی فوائد﴾

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کی کتاب ''نماز کے نقد فائدے'' سے اکتساب۔

نماز ارکانِ اسلام میں سے بڑا رُکن ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِسے ایمان اور کفر کے درمیان حدِ فاصل قرار دیا ہے۔ نماز کی رُوحانی و ایمانی برکات اپنی جگہ مسلّم ہیں، سرِ دست چونکہ ہمارا موضوع طبی تحقیقات کے اِرتقاء میں اِسلام کا کردار ہے اِس لئے یہاں ہم اِسی موضوع کو زیرِ بحث لائیں گے۔ نماز سے بہتر ہلکی پھلکی اور مسلسل ورزش کا تصوّر نہیں کیا جاسکتا۔ فزیوتھراپی کے ماہر (physiotherapi) کہتے ہیں کہ اُس ورزش کا کوئی فائدہ نہیں جس میں تسلسل نہ ہو یا وہ اِتنی زیادہ کی جائے کہ جسم بری طرح تھک جائے۔ اللہ ربّ العزت نے اپنی عبادت کے طور پر وہ عمل عطا کیا کہ جس میں ورزش اور فزیوتھراپی کی غالباً تمام صورتیں بہتر صورت میں پائی جاتی ہیں۔

ایک مؤمن کی نماز جہاں اُسے مکمل رُوحانی و جسمانی منافع کا پیکیج مہیا کرتی ہے وہاں منافقوں کی علامات میں ایک علامت اُن کی نماز میں سستی و کاہلی بھی بیان کی گئی ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوْا كُسَالَى''۔ (پارہ ۵، سورہ النساء، آیت ۱۴۲)

ترجمہ: اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں۔

تعدیلِ اَرکان کے بغیر ڈھیلے ڈھالے طریقے پر نماز پڑھنے کا کوئی رُوحانی فائدہ ہے اور نہ طبی و جسمانی، جبکہ دُرست طریقے سے نماز کی ادائیگی کولیسٹرول لیول کو اعتدال میں رکھنے کا ایک مستقل اور متوازن ذریعہ ہے۔

قرآنی اَحکامات کی مزید توضیح سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِس حدیثِ مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

''فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاء'' ۔ (سنن ابن ماجه)

یعنی بیشک نماز میں شفاء ہے۔

جدید سائنسی پیش رفت کے مطابق وہ چربی جو شریانوں میں جم جاتی ہے رفتہ رفتہ ہماری شریانوں کو تنگ کر دیتی ہے اور اُس کے نتیجہ میں بلڈ پریشر، اَمراضِ قلب اور فالج جیسی مہلک بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

عام طور پر اِنسانی بدن میں کولیسٹرول کی مقدار ۱۵۰ سے ۲۵۰ ملی گرام کے درمیان ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ہمارے خون میں اس کی مقدار اچانک بڑھ جاتی ہے۔ کولیسٹرول کو جمنے سے پہلے تحلیل کرنے کا ایک سادہ اور فطری طریقہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ پنجگانہ کی صورت میں عطا کیا ہے۔

اوقات نماز کے جسمانی فوائد: دن بھر میں ایک مسلمان پر فرض کی گئی پانچ نمازوں میں سے تین یعنی فجر (صبح)، عصر (سہ پہر) اور مغرب (غروب آفتاب) ایسے اوقات میں ادا کی جاتی ہیں جب انسانی معدہ عام طور پر خالی ہوتا ہے، چنانچہ ان نمازوں کی رکعات کم رکھی گئیں۔ جبکہ دُوسری طرف نمازِ ظہر اور نمازِ عشاء عام طور پر کھانے کے بعد ادا کی جاتی ہیں اِس لئے اُن کی رکعتیں بالترتیب بارہ اور سترہ رکھیں تاکہ کولیسٹرول کی زیادہ مقدار کو حل کیا جائے۔ رمضانُ المبارک میں اِفطار کے بعد عام طور پر کھانے اور مشروبات کی نسبتاً زیادہ مقدار کے اِستعمال کی وجہ سے بدن میں کولیسٹرول کی مقدار عام دنوں سے غیر معمولی حد تک بڑھ جاتی ہے اِس لئے عشاء کی سترہ رکعات کے ساتھ بیس رکعات نمازِ تراویح بھی رکھی۔

نماز کے ذریعے کولیسٹرول لیول کو اِعتدال میں رکھنے کی حکمت دورِ جدید کی تحقیقات ہی کے ذریعے سامنے نہیں آئی بلکہ اِس بارے میں تاجدارِ حکمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ بھی نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ آپ نے اِرشاد فرمایا:

"أَذِيبُوا طَعَامَكُمْ بِذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَاةِ"۔

(المعجم الأوسط، ٥:٥٠٠، رقم ٤٩٤٩، مجمع الزوائد)

یعنی اپنی خوراک کے کولیسٹرول کو اللہ کی یاد اور نماز کی ادائیگی سے حل کرو۔

اگر ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاد اور عمل کے مطابق صحیح طریقے پر پنج وقتہ نماز ادا کریں تو جسم کا کوئی عضو ایسا نہیں جس کی اَحسن طریقے سے ہلکی پھلکی ورزش نہ ہو جائے۔ نماز کی مختلف حالتوں میں جو ورزش ہوتی ہے اُس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تکبیرِ تحریمہ: تکبیرِ تحریمہ کے دوران نیت کرتے وقت کہنی کے سامنے کے عضلات اور کندھے کے جوڑوں کے عضلات حصہ لیتے ہیں۔

قیام: ہاتھ باندھتے وقت کہنی کے آگے کھنچنے والے پٹھے اور کلائی کے آگے اور پیچھے کھنچنے والے پٹھے حصہ لیتے ہیں جبکہ جسم کے باقی پٹھے سیدھا کھڑے ہونے کی وجہ سے اپنا معمول کا کام ادا کرتے ہیں۔

رُکوع: رکوع کی حالت میں جسم کے تمام پٹھے ورزش میں حصہ لیتے ہیں۔ اُس میں کولہے کے جوڑ پر جھکاؤ ہوتا ہے جبکہ گھٹنے کے جوڑ سیدھی حالت میں ہوتے ہیں۔ کہنیاں سیدھی کھنچی ہوئی ہوتی ہیں اور کلائی بھی سیدھی ہوتی ہے جبکہ پیٹ اور

کمر کے پٹھے، جھکے اور سیدھے ہوتے وقت کام کرتے ہیں۔

سجدہ: سجدے میں کولہوں، گھٹنوں، ٹخنوں اور کہنیوں پر جھکاؤ ہوتا ہے جبکہ ٹانگوں ورانوں کے پیچھے کے پٹھے اور کمرو پیٹ کے پٹھے کھنچے ہوئے ہوتے ہیں اور کندھے کے جوڑ کے پٹھے اس کو باہر کی طرف کھینچتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ کلائی کے پیچھے کے عضلات بھی کھنچے ہوئے ہوتے ہیں۔سجدے میں مردوں کے برخلاف عورتوں کے لئے گھٹنوں کو چھاتی سے لگانا احسن ہے یہ بچہ دانی کے پیچھے گرنے کے عارضے کا بہترین علاج ہے۔سجدہ دل و دماغ کو خون کی فراہمی کے لئے نہایت ہی موزوں عمل ہے۔

تشہّد: التحیات کی صورت میں گھٹنے اور کولہے پر جھکاؤ ہوتا ہے، ٹخنے اور پاؤں کے عضلات پیچھے کھنچے ہوئے ہوتے ہیں، کمر اور گردن کے پٹھے کھنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

سلام: سلام پھیرتے وقت گردن کے دائیں اور بائیں طرف کے پٹھے کام کرتے ہیں۔ہم نے دیکھا کہ سنّتِ نبوی کی پیروی میں دُرست طریقے سے نماز ادا کرنے کی صورت میں اِنسانی بدن کا ہر عضوایک قسم کی ہلکی پھلکی ورزش میں حصہ لیتا ہے جواُس کی عمومی صحت کے لئے مفید ہے۔کتاب:''نماز کے نقد فائدے''۔

﴿شجرہ عالیہ اُویسیہ﴾

مولانا محمود اقبال خان اُویسی (موچھ) حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کے مرید صادق ہیں انہوں نے سلسلہ اُویسیہ (منظوم) لکھا ہے جونذر قارئین کرام ہے واسطہ گان اُویسیہ اپنے اوراد میں شامل رکھیں۔

اے خدا ہے التجا شمس الضحیٰ کے واسطے یارسول اللہ ﷺ کرم فرما خدا کے واسطے

خواجہِ قرنی کے صدقے ہم پہ راضی ہو خدا خلق کو احسن بنا عبدالخالق تاج الاولیا کے واسطے

محکم رہوں شریعت وطریقت میں بطفیل محکم دین سعادت دارین عطا ہو احمد دین راہنما کے واسطے

بخش دے صدقے محمد بخش واحمد یار کے عشق نبی عطا ہو نبی بخش وامام بخش مقتدا کے واسطے

خواجہ محمد دین کے صدقے میں ہوں باکمال چشمہ فیض جاری رہے فیض احمد باصفا کے واسطے

مجھے صالح رکھ صالح محمد کے صدقے کبریا حضرت ریاض، فیاض عطار سول باوفا کے واسطے

حضرت فیض احمد کے جانشین ہیں حضرت فیاض صدارہے فیضِ نبی فیاض احمد عاشق خیرالوریٰ کے واسطے

☆-----☆-----☆ (فقیر محمود اقبال خان اُویسی قادری، خادم آستانہ عالیہ اُویسیہ قادریہ) ☆-----☆-----☆

﴿حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کی عربی میں دینی خدمات پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں﴾

محترم نوید احمد خان صاحب جامشورو یونیورسٹی سندھ سے حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیفی، دینی، خدمات پر ایم فل کر نے کے بعد عربی میں دینی خدمات پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ جن احباب کو حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے حوالہ سے کوئی علمی، یادگار واقعہ یاد ہو تو اس نمبر رابطہ کریں۔ (نوید احمد خان حیدر آباد 0313-3088333)۔

☆-----☆-----☆

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی عظیم یادگار جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں زیر تعلیم طلباء، طالبات کی کفالت کے لیے معاونت فرمائیں آپ کی تھوڑی سی توجہ سے دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کا بہت بڑا کام ہو سکتا ہے۔ بیرونی حضرات عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام: ''دار العلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور''، ''مسلم کمرشل بنک''عید گاہ، برانچ بہاولپور اکاونٹ نمبر مع برانچ کوڈ یہ ہے''2-1328-02-01-1136''۔

منجانب:

(محمد فیاض احمد اُویسی)

بہاولپور۔ پنجاب۔ پاکستان۔